السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

!لفظ خلق "کی اضافت عابد ومعبود دونوں کی طرف ہے دونوں میں کیا فرق ہے ؟ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی"

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبراکاتہ ! تنظیم اہل حدیث : میرا پسندیدہ ہفت روزہ ہے میں بڑے شوق سے اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور آپ کے علمی نکات سے مستفید ہوتا ہوں اس ضمن میں چند اشکال ذہن میں ہیں براہ کرم ان کی وضاحت یا تو ہفت روزہ کے ذریعے فرمادیں یا مجھے براہ راست لکھیں بہر حال جس طرح آپ خود مناسب سمجھیں ۔

خلق کرنا " بمعنی پیدا کرنا صرف ذات باری کا خاصہ قرار دیا گیا ہے خواہ خلق مادر سے ہو یا بغیر مادر کے ارشاد باری تعالیٰ ہے" :

أَفَمَن يَخلُقُ كَمَن لا يَخلُقُ ۚ أَفَلا تَذَكَّرونَ ١٧ ... سورة النحل

تو کیا جو خلق کرتا ہے وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو خلق نہیں کرتا سو تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ۔ اور مزید یہ کہ :

أَم جَعَلوا لِلَّهِ شُرَكاءَ خَلَقوا كَخَلقِهِ فَتَشـٰبَهَ الخَلقُ عَلَيهِم ۚ قُلِ اللَّهُ خـٰلِقُ كُلِّ شَىءٍ وَهُوَ الوٰحِدُ القَهّـٰرُ ١٦ ... سورة الرعد

یعنی کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کچھ شریک ٹھہرا رکھے ہیں کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ ہی کی سی مخلوق پیدا کر رکھی ہے جن کے سبب مخلوقات ان مشتبہ ہوگئی ہے ۔ (اوران کی خدائی کے قائل ہوگئے ہیں) آکہہ دیجیے کہ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی یکتا اور سب پر غالب ہے ۔

(مگر حضرت مسیح کے بارے میں فرمان ہے کہ (سورآل عمران آیت نمبر :49

وہ مٹی سے پرندے خلق کرتے تھے تو پھر حضرت مسیح علیہ اسلام : من خلق ہونے کی وجہ سے انسانوں جیسے تو نہ ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے ہوئے اور عیسا ئیوں کے عقیدہ الوہیت کی تائید ہوگئی! کیا یہ محکمات قرآنی کے خلاف نہیں ؟ اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ باذن اللہ خلق کرتے تھے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے خلاف اذن دیتا ہے ؟ اگر ایسا ہے تو جب فعل خلق کو اس نے اپنی صفت خاص میں بیان فرمایا ہے جس میں مخلوق کسی صورت میں شریک نہیں ہو سکتی تو کیا اس کے خلاف اذان دینا گویا اپنی صفت کو خود ہی باطل کرنے کے مترادف نہ ہوا؟ وضاحت فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کو کتاب اللہ اور حدیث صحیحہ میں ثابت ہیں بلا تعطیل بلا تکییف بلا تمثیل ان پر ایمان لانا ہر مرد عورت پر واجب ہے چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

وَلِلَّهِ الأَسماءُ الحُسنىٰ فَادعوهُ بِها ۖ وَذَرُوا الَّذينَ يُلحِدونَ فى أَسمـٰئِهِ ... ١٨٠ ... سورة الاعراف

میں کجی (اختیار) کرتے ہیں ان کو چھوڑ دو!"اور صحیح حدیث میں ہے :

«ان اللہ تسعة وتسعین اسما من احصاھا دخل الجنة» صحیح البخاري کتاب التوحید باب ان اللہ مائة اسم الا واحد (۷۳۹۲) و (۲۷۳٦) صحیح مسلم کتاب الزکر والدعا باب فی اسماء اللہ تعالیٰ وفضل من احصاھا (٦٨-٩)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ننا نوے نام ہیں جس نے ان کا ورد کیا جنت میں داخل ہوا ۔

سورۃ مریم میں ہے :

هَل تَعلَمُ لَهُ سَمِيًّا ٦٥ ... سورة مريم

"بھلا تم کوئی اس کا ہم نام جانتے ہو؟"

صفات الٰہیہ میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو بندوں اور خالق کے درمیان مشترک نظر آتی ہیں مثلاً علم سمع بصر رؤیت ید وغیرہ لیکن یہ اشتراک صرف ظاہری اور لفظی ہے ورنہ بندے کی طرف ان کی اضافت اس کے منا سب حال عجز کے اعتبار سے ہے اور خالق کائنات کی طرف ان نسبت اس کے کمال کے اعتبار سے ہے قرآن کریم میں ہے :

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ١١ ... سورة الشورىٰ

اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا سنتا ہے انسان کے بارے میں ہے

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ٢ ... سورة الدهر

تو ہم نے اس کو سنتا دیکھا بنایا۔

شرح عقیدہ طحاویہ ص :58 پر بحوالہ الفقہ الاکبر" امام ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے نہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں کسی کے مشابہ ہے اور نہ مخلوق میں سے کوئی اس کے مشابہ ہے اور اس کی تمام صفات مخلوق کی صفات کے خلاف ہیں اس کا علم قدرت رؤیت بندوں کی طرح نہیں امام نعیم بن حماد شیخ البخاری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دی وہ کافر ہے۔ اب آیے اس مشکل کی طرف جو آپ کو لاحق ہے خلق (پیدا کرنا) اللہ عزوجل کی صفت ہے جس طرح کہ متعدد آیات واحادیث اس پر دال ہیں تو اس کی نسبت مخلوق (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرف جو قرآن میں ہوئی ہے اس سے عسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح علیہ السلام کا اثبات اور صفت اللہ کا تعطل لازم آتا ہے؟

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص484

محدث فتویٰ